Root words lesson No 47
(144 - 155)

خلت = خ-ل-د = گزر جانا / جس کی وجہ سے خلاف ہو جانا

اعقابکم = ع-ق-ب = پاؤں کا پچھلا حصہ

د-ن-د
د-ن-ی

مؤجلا = أ-ج-ل = وقت / جگہ پہلے مقرر

یرید = ر-و-د = ارادہ کرنا / چاہنا

الشکر = ش-ک-ر = امڈ آنا / ابل آنا

ربانیون = رب = جماعت = علماء اور فقہاء = حضرت عبداللہ

وھنو = و-ھ-ن = عمل اور اخلاقی کمزوری
ہڈی کا کمزور ہونا۔

موت سے گھبرا، خوف، زندگی سے محبت
پھر رک جاتا ہے = تعطل = کمزور = ضعف
گھٹنے ٹیک دیتا ہے دشمن کے آگے

استکانو =
س-ک-ن / ک-و-ن
ٹھہر جانا / سہر جانا

یردوکم = ر-د-د = پھیر دینا

اندرونی حالات کا پتہ کرنا

تحسونہم = ح-س-س = کسی قوت و حسا پر مار کر قتل کرنا / کسی کو جڑ سے اکھیڑ دینا
تجسس = جاسوسی کرنا۔

فشلتم = ف-ش-ل = سست پڑنا = ہمت ہارنا لڑائی کے وقت بزدلی دکھانا۔

تنازعتم = ن-ز-ع = کسی کو کھینچنا / تنازع = جسم کو روح سے کھینچنا

عصیتم ← ع - ص - و ← نافرمانی کرنا
ع - ص - ی

صرفکم ← ص - ر - ف ← پھیر دینا۔

لیبتلیکم ← ب - ل - و / ب - ل - ی ← آزمائشوں سے گزارنا۔

تصعدون ← ص - ع - د ← مشکل سے چڑھنا۔ / بھاگنے کا معنی

تلون ← ل - و - ی ← رسی بٹنا / سر موڑ کر بھاگ جانا
دم دبا کر بھاگنا۔

فاثابکم ← ث - و - ب ← بدلے میں کوئی چیز دینا۔

Scanned with CamScanner

Lesson No 47 Tafseer
(144-155)

144 ← اہم حقیقت - پہلے رسولوں کی طرح آپ بھی ایک رسول ہیں انہیں بھی ایک دن وفات پانی ہے جیسے باقیوں نے پائی - ویسے ہی آزمائشوں سے گزریں گے جیسے باقی گزرتے ہیں

غزوہ احد - میں مشہور ہوگئی تھی آپ کی وفات جس سے مجاہدوں کے حوصلے پست ہو گئے

تجلیات نبوت ← سیرہ نبوت ← آپ کے آخری ایام اور وفات

رفیق اعلیٰ کی جانب ← الوداعی آثار

← آپ کی رسالت کی تکمیل کے بعد یہ منظر آنے لگے -

• 10 سال - رمضان میں 20 دن اعتکاف
حضرت جبرائیلؑ نے دو دفعہ قرآن کا دورہ کروایا -

*** حضرت فاطمہؓ بنت محمد سے فرمایا**
میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آچکا ہے -

*** حضرت معاذؓ کو یمن رخصت کیا**
اے معاذ! غالباً اس سال کے بعد مجھ سے دیکھو نہ کر سکو گے اور میری اس مسجد اور قبر کے پاس سے گزرو گے -
یہ سن کر حضرت معاذؓ آپ کی جدائی میں رونے لگے -

* آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر کئی بار کہا کہ غالباً اس سال کے بعد میں تم لوگوں سے نہ مل سکوں گا - غالباً میں اپنے اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں گا -

" الیوم اکملت لکم دینکم --- اذا جاء نصر اللہ والفتح "

یہ کلمات اس چیز کی طرف اشارہ تھے کہ آپ کی دنیا میں مہم مکمل ہو گئی اور آپ نے اپنے رب کی طرف منتقل ہونے کیلئے لوگوں کو الوداع کیا -

* 11 ہجری میں غزوہ احد میں جا کر شہیدوں کیلئے دعا کی گویا کہ زندہ سے مردوں سے مل رہے ہوں اور پھر واپس آکر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں اور تم پر گواہ ہوں

میں واللہ اسوقت اپنا حوض دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین و آسمان کی
کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے یہ خوف نہیں کہ واللہ تم میرے بعد شرک
کرو گے بلکہ **اسکا اندیشہ ہے کہ دنیا میں ایک دوسرے سے آگے
نکلنے کی دوڑ میں لگ جاؤ گے۔**

* ماہ صفر کے بعد (رات کے وقت) بقیع غرقد میں تشریف لے گئے اور اہل بقیع کیلئے دعا
فرمائی۔ "اور کیا ہم بھی تم سے آن ملنے والے ہیں"۔

* **مرض کا آغاز** - ماہ صفر کے آخری دو شنبہ کو رسول ﷺ ایک
جنازے میں بقیع تشریف لے گئے اور جب آپ واپس آئے
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی
تھی کہ ہائے میرا سر۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ ہائے میرا سر۔
(یعنی آپ حضرت عائشہؓ کو بہلا رہے تھے۔)

آپ کی بیماری کی ابتداء تھی اور آپ باری باری سب ازواج کے
گھر رہے یہاں تک کہ مرض سخت ہو گیا اور آپ اسوقت حضرت
میمونہؓ کے گھر پر تھے اور پوچھ رہے تھے کہ کل میں کہاں رہوں گا؟
مقصود حضرت عائشہؓ کی باری تھی اور تمام ازواج نے اجازت دے دی کہ
آپ جہاں چاہیں رہیں چنانچہ آپ
حضرت فضل بن عباسؓ اور علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ ٹیک لگا کر
دونوں پاؤں گھسیٹتے ہوئے گھر سے نکلے اور حضرت عائشہؓ کے گھر
منتقل ہو گئے۔

* **عہد اور وصیت - حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں**

جب آپ ﷺ آئے اور بیماری نے زور پکڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر
7 مشکیزے پانی ڈالو جنکا بندھن نہ کھولا گیا ہو تاکہ میں لوگوں
کو وصیت کروں۔ (پانی سے افاقہ محسوس کروں) چنانچہ ہم نے
آپ ﷺ کو حضرت حفصہؓ کی ایک لگن میں بٹھا کر پانی ڈالا یہاں تک
کہ آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم لوگوں نے اپنا کام کر دیا۔

Scanned with CamScanner

آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے نماز پڑھائی اور خطاب فرمایا۔

"تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مساجد بنا لیتے تھے تو تم لوگ قبروں کو مساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنایا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی عبادت کی جائے۔ پھر آپ نے خود کو قصاص کے لیے پیش کیا۔ انصار کے متعلق خیر کی وصیت کی۔ پھر فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے اختیار دیا کہ وہ دنیا کی چمک دمک، زیبائش و زینت میں سے جو چاہے وہ لے لے۔ اور اللہ کے پاس جو ہے اسے وہ لے لے۔ تو اس شخص نے جو اللہ کے پاس تھا وہ لے لیا۔"

← حضرت ابو سعید خدری رضی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی رونے لگے ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ پر قربان۔ اس پر ہم کو تعجب ہوا۔ لوگوں نے اس بات پر حیرانگی دکھائی۔ لیکن چند دن بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ شخص خود آپ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی ہم میں سب سے زیادہ صاحب علم تھے۔

* پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی کی آپ نے تعریف کی اور آپ رضی کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دے دیا۔

← یہ بدھ کے روز کی بات ہے جمعرات کو مزید شدت آگئی بیماری میں۔ آپ نے فرمایا لاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہونا۔ حضرت علی رضی نے فرمایا آپ تکلیف میں ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس کتاب ہے تم گمراہ نہ ہونا۔ اس پر لوگوں میں اختلاف ہوگیا اور شور برپا ہوگیا اسی

آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ میرے پاس بیٹھ جاؤ اور اسی دن آپؐ
نے وصیت کی

وو کہ یہود و نصاریٰ (عیسائی) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دیا جائے
اور وفود (نئے لوگ جو اسلام قبول کرنے آتے تھے) انکو بہترین
طریقے سے نوازا جائے۔ بخشش کیا جائے اور نماز، غلاموں، لونڈیوں
کے خلاف بھی وصیت کی اور فرمایا میں تمہارے درمیان
دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک مضبوطی سے پکڑے
رہوگے گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ + آپؐ کی سنت ۴۴

* نماز کیلئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جانشینی — آپؐ مرض کی شدت
کے باوجود نماز خود پڑھاتے اور جمعرات کے دن آپؐ نے عشاء کے
قریب لگن میں غسل فرمایا تاکہ مرض میں کمی ہو لیکن بے ہوشی
طاری ہو گئی۔ پھر دوبارہ آپؐ نے افاقہ آنے پر غسل فرمایا
لیکن پھر غشی طاری ہو گئی۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو کہلوایا
کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ آپؐ کی رحلت میں
تمام ایام میں ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھائیں۔ کل تعداد
نمازوں کی 17 ہیں آپؐ کی حیات مبارکہ میں پڑھائی جانے والی نماز۔
ہفتے / اتوار کو آپؐ نے افاقہ محسوس کیا تو مسجد میں دو آدمیوں
کے درمیان ظہر کی نماز کیلئے تشریف لائے اس وقت ابوبکر صدیقؓ
نماز پڑھا رہے تھے آپؐ کو ان کے بائیں طرف بٹھا دیا گیا۔
چنانچہ اب ابوبکر صدیقؓ آپؐ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ
آپؐ کی اقتداء کر رہے تھے اور آپؐ کی تکبیر پڑھا رہے تھے۔
← اتوار کے دن جو کچھ پاس تھا سب صدقہ کر دیا۔ ← 7 دینار
اپنے غلام آزاد کر دے۔ ہتھیار مسلمانوں کو (تحفہ) دے دیا۔
← رات آئی تو حضرت عائشہؓ نے اپنا چراغ ایک عورت کے پاس
بھجوایا اور کہلوایا کہ اپنی کپی سے ہمارے چراغ میں تیل

ٹیکا دو آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس 30 صاع آٹا یعنی 75 کلو جو کے عوض رہن رکھی ہوئی تھی

*** حیاتِ مبارکہ کا آخری دن - 2 شنبہ کی صبح -**

حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز پڑھا رہے تھے اور آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور مسکرائے تو آپؓ ایڑی کے بل گھومے کہ آپؐ نماز کرانے تشریف لانا چاہتے ہیں۔

بقول حضرت انسؓ لوگ اس طرح آپؐ کو دیکھ کر خوش تھے کہ نماز ہی میں فتنے میں پڑ جاتے۔ مطلب کہ آپؐ کی مزاج پرسی کرنے نماز توڑ دیں۔ لیکن آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو اور حجرے کا پردہ گرا کر اندر تشریف لے گئے۔

*** اسی ہفتے حضرت فاطمہؓ کو بلوایا اور** کچھ سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں پھر کچھ سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں اور بعد حضرت عائشہؓ کے پوچھنے پر چھپانے لگیں۔ آپؐ کی وفات کے بعد انہوں نے بتایا۔

کہ پہلے آپؐ نے کہا تھا کہ میں اسی مرض سے وفات پا جاؤں گا۔ اور دوسری بار یہ فرمایا تھا کہ آپؐ کے اہل و عیال میں وہ یعنی حضرت فاطمہؓ سب سے پہلے آپؐ سے ملیں گی اور آپؐ نے یہ خوشخبری بھی دی کہ وہ تمام عالم کی خواتین کی سردار (سیدہ) ہیں۔

* ادھر حضرت فاطمہؓ نے آپؐ کے مرض کی شدت دیکھی تو کہنے لگی ہائے ابا جان کا کرب۔ آپؐ نے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر چوما اور ازواج مطہرات کو بلا کر وعظ و نصیحت کی۔ خیبر میں کھانے گئے زہر کا اثر واقع ہونے لگا تھا اور آپؐ نے تکلیف کی شدت محسوس کی تو آپؐ نے اپنے چہرے پر ایک چادر ڈال

دکھی تو جب سانس پھولنے لگتا تو پیٹا لیتے اور آپؐ نے اسی حالت
میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء
کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ یہ آخری ارشاد تھا اسکے بعد آپؐ نے
کئی بار فرمایا

"الصلوٰۃ، الصلوٰۃ، وما ملکت ایمانکم"

"نماز، نماز اور تمہارے زیر دست لونڈی / غلام"

نزع اور وفات

پھر نزع کی حالت شروع ہو گئی اور حضرت عائشہؓ نے آپؐ کو
سینے اور گلے کے درمیان ٹیک دے کر سہارا دیا۔ اسی دوران
آپؐ کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ آئے اور انکے پاس
کھجور کی تازہ شاخ کی مسواک تھی۔ آپؐ انکی طرف دیکھنے لگے
حضرت عائشہؓ سمجھ گئیں کہ آپؐ وہ چاہتے ہیں انہوں نے پوچھا
اور تو آپؐ نے سر ہلایا۔ چنانچہ انہوں نے لے کر اچھی طرح چبا کر نرم
کر کے دی تو آپؐ نے اچھی طرح مسواک کی۔ آپؐ کے
سامنے پانی کا کٹورا تھا جس میں پانی تھا آپؐ دونوں ہاتھوں
سے پانی لے کر منہ پر پھیرتے جاتے اور فرماتے

"لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات"

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک موت کی بڑی سختیاں ہیں"۔

آپؐ نے انگلی اٹھا کر نگاہ آسمان (چھت) کی طرف کی اور دونوں
ہونٹوں پر کوئی حرکت ہوئی حضرت عائشہؓ نے کان لگا کر سنا آپؐ یہ
فرما رہے تھے۔ ترجمہ ← سورۃ نساء 4 آیت نمبر 69

"ان انبیاء، صدیقین، شہداء (صالحین) جنکو تو نے انعام سے نوازا۔
اے اللہ! مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم کر، مجھے رفیق الاعلیٰ میں پہنچا دے۔
اے اللہ! رفیق اعلیٰ" (آخری فقرہ تین دفعہ دہرایا)
اور روح پرواز کر گئی اور ہاتھ جھک گیا۔ اور آپؐ رفیق اعلیٰ

Scanned with CamScanner

سے جا ملا - گیارہ ہجری کا سال، دوشنبہ کا دن، 12 ربیع الاول
عمر 63 سال - پوری ہو چکی تھی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

★ صحابہ کی حیرت اور ابوبکر صدیق رض کا موقف

اس غمگین کر دینے والے حادثے کی خبر فوراً صحابہ میں پھیل گئی دنیا تاریک ہو گئی اور قریب تھا کہ وہ حواس کھو بیٹھتے۔

"چنانچہ کوئی دن اس سے تابناک اور بہتر نہ تھا جس دن آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تھے اور کوئی دن اس سے زیادہ تاریک اور قبیح نہ تھا جس دن آپ ﷺ نے وفات پائی۔"

← صحابہ اکرام کی اُس وقت کی حالت ایسی تھی جیسے حاجیوں کا شور برپا ہو۔

★ حضرت عمر فاروق رض مسجد میں کھڑے ہو کر فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ جب تک آپ ﷺ کو وفات نہ دیں گے جب تک منافقین کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ اور آپ ﷺ کا ٹنے / قتل کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے جو یہ کہے کہ آپ ﷺ وفات پا گئے ہیں۔

★ جب حضرت ابوبکر صدیق رض نے صبح آپ ﷺ کی مرض میں کمی دیکھی تو سنح مدینہ کے قریب واقع اپنے مکان میں چلے گئے وہاں بھی بیوی تھی آپ ﷺ کی وفات کی خبر ملنے پر گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد نبوی آئے اور لوگوں سے کوئی بات نہ کی۔ سیدھا حضرت عائشہ رض کے حجرے میں جا کر آپ ﷺ کا قصد فرمایا آپ ﷺ کا جسد مبارک دھاری دار یمنی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ آپ رض نے انکا چہرہ مبارک کھولا اور چوما اور رو پڑے پھر فرمایا "میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ پھر فرمایا کہ آپ ﷺ پر دو موتیں جمع نہیں ہو سکتیں جو موت آپ ﷺ پر لکھ دی گئی تھی وہ آپ ﷺ کو آ چکی"۔ پھر باہر آ کر حضرت عمر رض کو بیٹھنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ تو آپ رض انکو چھوڑ کر منبر کی طرف آ گئے اور دوبارہ میں کھڑے ہو گئے۔ صحابہ بھی حضرت عمر فاروق رض کو چھوڑ کر وہیں آ گئے۔

* حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سورۃ آل عمران کی 144 آیت کی تلاوت کی

* حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگ ایسے تھے جیسے اس سے پہلے انکو پتہ نہ تھا کہ اللہ نے یہ آیت پہلے نازل کر دی تھی تو سارے لوگوں نے آپؓ سے یہ آیت اخذ کی اور میں جسکو سنتا وہ اس آیت کی تلاوت کر رہا ہوتا۔

* حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ میں نے واللہ جیسے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا تو میں نے جان لیا کہ یہ برحق ہے اور میں بالکل ٹوٹ کر رہ گیا اور میرے پاؤں میرا وزن نہیں اٹھا رہے تھے کہ میں زمین کی طرف گر گیا اور جان لیا کہ آپؐ کی وفات ہو چکی ہے۔

* خلافت کیلئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب

رسولؐ کی وفات کے بعد سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ایک امیر منتخب کیا جائے جو لوگوں کے اور دین کے معاملات دیکھ سکے اور آپؐ کا جانشین ہو۔ اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب سمجھتے تھے کہ وہ آپؐ کے زیادہ قریبی جانشین ہیں چنانچہ وہ حضرت زبیر بنو ہاشم کے کچھ لوگ حضرت فاطمہؓ کے مکان میں جمع ہوئے۔ جبکہ انصار نے اپنے میں سے ایک امیر منتخب کرنے کیلئے سقیفہ بنی ساعدہ (Assembly building) میں اجتماع رکھا۔ باقی مہاجرین حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پیچھے ہو لیے۔ حضرت ابوبکرؓ سقیفہ بنی ساعدہ تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حضرت ابوعبیدہؓ (امین امت ← Title) اور دوسرے مہاجرین بھی تھے۔

میان مہاجرین و انصار میں بحث گفتگو ہوئی اور انصار نے اپنی فضیلت اور استحقاق کا ذکر کیا۔ * حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے جس بات کا ذکر کیا آپ لوگ واقعی اسکا اہل ہیں۔

لیکن عرب اس کاروبار حکومت کو قریش کے اس قبیلے کے

سوا کسی اور کو نہیں جانتے یعنی وہ قریش میں کسی اور کی حکمرانی نہیں برداشت کریں گے وہ عرب میں نسل + گھرانے دونوں لحاظ سے افضل ہیں پھر انہوں نے حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کے ہاتھ پکڑ لیے کہ ان میں سے کسی کو امیر بنا لیں۔ اور فرمایا کہ میں آپ لوگوں کیلئے (انصار) ان دونوں میں سے کسی ایک کو پسند کرتا ہوں۔

اس پر انصار کے ایک شخص نے کہا کہ ایک امیر آپ میں سے اور ایک امیر ہمارے میں سے۔ اس بات پر بڑا شور ہوا۔ اور اختلاف کا خطرہ ہو چلا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہاتھ بڑھانے کو کہا تو حضرت عمرؓ، مہاجرین و انصار نے بیعت کر لی۔

آپ نے اپنی زندگی میں اپنی جگہ حضرت ابو بکر صدیق کو نماز پڑھانے کو کہا۔ لیکن زبان سے اپنے امیر نہیں بنایا۔ تاکہ عوام کے مشورے سے یہ کام ہو۔

• تجہیز و تدفین — منگل کے دن آپ کو کپڑوں کے ساتھ غسل دیا گیا غسل دینے والے افراد یہ تھے۔

حضرت عباسؓ، حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ کے دو بیٹے فضل + قثم، آپ کا آزاد کردہ غلام سقران، حضرت اسامہ بن زیدؓ، حضرت اوس بن خولیؓ تھے۔

• آپ کو پانی + بیر نامی پتی سے تین دفعہ غسل دیا گیا۔

* پانی غرس نامی قبا میں واقع حضرت سعد بن خیثمہ کے کنوئیں کا تھا آپ اپنی زندگی میں بھی یہ پانی پیتے تھے۔

• پھر آپ کو 3 سوتی چادروں میں لپیٹا گیا اس میں کرتا اور پگڑی نہ تھی۔

ابو طلحہؓ نے اسی جگہ قبر لحد والی کھودی اور اسکے کنارے پر آپ

کی چارپائی رکھ دی۔ ۱۵، ۱۵ صحابہ اندر میں اترتے اور فرداً فرداً نماز ادا کرتے کوئی امام نہ تھا۔

سب سے پہلے خاندان والے، پھر مہاجرین، پھر انصار، پھر بچے، پھر عورتیں نماز پڑھی۔

* نماز جنازہ پڑھنے میں منگل کا پورا دن اور بدھ کی رات (بدھ کی شب) لگ گئی پھر رات کو آپ ﷺ کے جسم مبارک سپردِ خاک کیا گیا۔

---

* غم + خوشی — دو مواقع انسان اپنے ہوش میں نہیں ہوتا شیطان کے وسوسے میں آسکتا ہے۔ ایسے میں حضرت ابوبکر صدیق رض کا ۱۴۴ کی آیات کا پڑھنا کہتے صاحبِ علم تھے وہ کہ صحابہ رض کو حوصلہ دے رہے ہیں۔

* غزوہ احد میں — جب آپ ﷺ کی وفات کی جھوٹی خبر مشہور ہوئی تھی تو منافق تب آپس میں کہتے تھے کہ آؤ عبداللہ بن ابی کے پاس چلیں وہ ہمیں ابوسفیان کے پاس پناہ لے دے۔ اگر وہ اللہ کے نبی تھے تو قتل کیسے ہوئے شکست کیسے کھائی۔ یعنی یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ تو چلو ہم اپنے آبائی دین کی طرف واپس چلے جائیں۔

"دین کو کسی فرد کے ساتھ مخصوص کر دینا قابلِ قبول نہیں یعنی کہ اس کے جانے پر آپ دین سے پھر جائیں یہ غلط ہے۔"

ہمیں جاننا ہے کہ اللہ کے حقوق پہچانیں اور اللہ کی اطاعت کریں۔ اور اسلام کو for granted نہ لیں اور ہر حال میں دین کو follow کریں۔

Scanned with CamScanner

عجل ← وقت سے پہلے
ناپسندیدہ صفت

اَجل ← مقررہ وقت (پورا وقت)
پسندیدہ صفت

145 - موت کی اٹل حقیقت - رب کی رضا سے

لیکن اس پر مفروضے تیار نہیں کرنے چاہیے جیسے اگر وہ وہاں نہیں جاتے، یہاں آج میں نہ جانے دیتا تو ہو سکتا ہے وہ بچ جاتا یہ سب رب کی رضا ہے اللہ کی مرضی کے بغیر تو پتہ نہیں گر سکتا تو ایک جیتا جاگتا انسان کیسے دنیا سے جا سکتا ہے۔

سورۃ نساء آیت نمبر 78

"تم جہاں کہیں بھی موت تمہیں پا لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعے میں ہو۔"

فکر موت کی نہیں بلکہ موت کے بعد کی زندگی کی کرنی چاہیے کہ کیا کمایا اچھا کیا آگے بھیجا۔

ثواب - عمل کے نتیجے کیلئے استعمال ہوا ہے۔

ثواب دنیا - وہ نفع جو عمل کے نتیجے میں دنیا میں مل جائے۔

ثواب الآخرۃ - وہ نفع جو عمل کے نتیجے میں آخرت میں مل جائے۔

*** حضرت خالد بن ولیدؓ کی وفات کا واقعہ**

خدا کی قسم میرے جسم کا کوئی حصہ نہیں ہے جس پر تلوار، نیزے، تیروں کا نشان نہ ہو لیکن میری موت مجھے گھر میں آرہی ہے۔ جبکہ مجھے بہت خواہش تھی کہ میدان جنگ میں شہید ہوں۔ لیکن یہ اللہ کی رضا ہے جو جیسے لکھا ہے ویسا ہی ہو گا۔

← جہاد میں نہیں جانا کیونکہ موت کا خطرہ ہے۔

← دنیا کا کام صرف نفع کیلئے اگر ذرا سا بھی نقصان شامل ہو تو نہیں کرنا۔

نیکی کا کام بڑا مشکل ہے

• دنیا میں چاہو گے تو دنیا میں مل جائے گا۔

• آخرت میں چاہو گے تو آخرت میں مل جائے گا۔

Scanned with CamScanner

"انما الاعمال بالنیات"

← دورِ نبوی میں ایک صحابی نے مسجد نبوی میں کھڑکی رکھی
آپ نے پوچھا کہ یہ کیوں رکھی تو کہنے لگا کہ ہوا آتی جاتی رہے
تو آپ نے فرمایا اگر تم یہ نیت رکھتے کہ وہاں سے اذان کی آواز آتی رہے بہر حال ہوا تو آتی ہی رہنی تھی۔ تو تمہیں ثواب بھی ملتا رہتا ہے۔

- شوہر بیوی بچے کی ذمہ داری اس پہ اٹھائے کہ اللہ کا حکم ہے بجائے اس کے کہ میرا فرض ہے۔
- کوئی شخص کوئی کام حقوق العباد سمجھ کر کرے بجائے خود غرضی کی نیت کے کیونکہ وہ تو مل ہی جائیں گے۔

کوئی بھی کام کرتے ہوئے نتائج پر نیت دیکھیں نیت دنیا کی ہے یا ابدی زندگی کی۔

← **بزرگ کی دنیا و آخرت کی مثال "جیسے پرندہ اور اسکا سایہ"** بجائے سائے (دنیا) کے پیچھے بھاگنے کے پرندہ (آخرت) کو پکڑو دونوں چیزیں مل جائیں گی۔

★ آپ نے فرمایا۔
اگر تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور باہر نکال لے جو پانی انگلی پر لگا رہ گیا وہ دنیا ہے باقی سارا سمندر آخرت ہے۔

اب خود دیکھ لو تم کس کیلئے مشقت کر رہے ہو۔

146 - آپ اور آپ کے نزدیک رہتا تھی — ویسے ہی جہاد کر رہے ہیں اس راہ میں شہید ہو رہے ہیں جیسے اس سے پہلے انبیاء نے بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ لڑی ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں شہید بھی ہوئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ کے زمانے کی غزوہ بدر جیسی جنگ ۔

سب حالات کمزور ہونے کے باوجود بھی ان میں دھن ا ضعف اور استکانت نہ آیا اور وہ صابرین میں سے رہے ۔

• روس کا افغانستان کے لوگوں نے فتح (خالی ہاتھ) پتھروں سے super power کا کیا حرکن ایمان کی مضبوطی نے فتح دی ۔

• جہاد کیا ۔ بجائے باتوں کے

• ڈٹے رہے ۔ بجائے کمزور ہونے کے ۔

147 — یہ صدق دل والے مسلمان ڈٹے رہے ۔ (ہتھیار، اسلحہ کم تھا، کثرت تھی) منافقوں کی طرح گھبرائے نہیں ۔ نہ ہی اپنے مال پر اپنے بھروسہ تھا انکا بھروسہ صرف اللہ کی ذات پر تھا ۔ اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے زبان سے دعائیں کر رہے تھے

اللہ کی محبت احسان کرنے والے درجے کی نیکی کرنے والوں کو ملتا ہے۔

اللہ رب العزت سے نیک اعمال پر استقامت ، دل کا قبلہ درست رکھنے کی دعا کرتے ہیں ۔

149 — یہود و منافق — غزوہ احد کی شکست کے وقت مسلمانوں کے Morale Down کرنے کیلئے یہ باتیں کر رہے تھے کہ اگر سچ میں اللہ کے نبی ہیں تو شکست کیسے ہوتی ۔ مسلمانوں کو نقصان کیسے ہوا ، حضور کیسے زخمی ہوئے ، 70 مسلمان کیسے شہید ہوئے ۔ مسلمانوں کو انکے فتنے سے آگاہ کر کے دور رہنے کو کہا جا رہا ہے اگر تم اس میں پڑ جاؤ گے تو ان جیسے ہو جاؤ گے وہی کرو گے جو وہ کرتے ہیں

150 - مسلمانوں کو جواب - اللہ تمہارا حامی و ناصر ہے -

اس لیے ان کی باتوں میں نہ آؤ تم اسلام میں آنے تو نیکی اور روشنی میں آ گئے اگر ان کی باتوں میں آ جاؤ گے تو انہی کی طرح اندھیرے میں گر جاؤ گے۔ **تمہارا مددگار صرف اللہ ہے -**

151 - اللہ تعالیٰ ایسے منکرین حق کے دلوں میں اللہ رب العزت کا، آپؐ کا، اسلام کا اور مسلمانوں کا رعب بٹھا دیں گے -

← بخاری و مسلم کی حدیث

آپؐ نے فرمایا۔ مجھے ایسی (5) چیزیں دی گئی ہیں جو کسی اور کو نہیں دی گئیں

(1) دشمن کے دل میں 1 مہینے کی مسافت پر میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی ہے - آپؐ کا رعب منکرین کے دلوں میں ڈال کر مدد کی گئی اور ساتھ ہی مومنین کا رعب ڈال کر بھی -

کیوں رعب ڈالا گیا؟

(1) شرک کیا - اللہ + رسولؐ + اسلام کے ساتھ

(2) اور یہ شرک جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے بنیاد شرک - بغیر دلیل کے شرک

← آج مسلمانوں کا رعب کیوں نہیں ہے؟

کیونکہ مسلمان خود قولی + عملی شرک کر رہے ہیں غلط طرح کام کر رہے ہیں۔

انسان اشرف المخلوقات ہے تو کیسے وہ اپنے جیسے انسان کی عبادت کرتا ہے اسکو خدا بنا لیتا ہے خیر شاہینی، بلندی کھو دیتا ہے۔ بندگی صرف اللہ کی ہے اسی کیلئے ہے -

152 - شروع میں مسلمانوں کے حالات -

وعدہ سچا کرنے سے مراد - مفسرین کے مطابق - 3 یا 5

بدر اور فرشتوں کا نزول

* صحیح روایات — غزوہ احد میں یہ مدد تو نہ آئی تھی یہ تو غزوہ بدر میں آئی تھی تو وعدہ سچا کر دکھایا

مطلب فتح و نصرت کا وعدہ جو بہت پہلے کیا گیا تھا مسلمانوں کے ساتھ۔

> غزوہ احد — کے شروع میں مسلمانوں کو فتح ہی تو مل رہی تھی - بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے بعد میں نقشہ تبدیل ہوا۔

> فتح — شکست میں کیسے بدلی؟

- سست / کمزور پڑ گئے۔
- ایک دوسرے کے کام میں اختلاف کیا - مختلف موقف پر قائم ہو گئے۔
- اپنے سردار / امیر کی نافرمانی کی۔ — آپ ﷺ نے فرمایا تھا جب عبد اللہ بن جبیر رض کو 50 صحابہ کے ساتھ احد کے درے پر کھڑا کیا تھا اور 50 پیدل آدمیوں کا دستہ مقرر کیا تھا اور کہا تھا "کہ تم اپنی جگہ سے نہ سرکنا خواہ تم دیکھو پرندے ہم کو اچک لے جائیں جب تک کہ ہم تم کو بلا نہ بھیجیں خواہ تم دیکھو کہ ہم نے انکو شکست دیا ہے کچل ڈالا ہے تب بھی یہاں سے نہ ہلنا جب تک کہ ہم میں پیغام نہ بھجوا دیں۔"

شروع میں مسلمان کافروں کو مار بھگا رہے تھے۔ حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے خود مشرک عورتوں کو کپڑے اٹھا کر پنڈلیاں سے بھاگتے دیکھا کہ عبد اللہ بن جبیر رض کے ساتھیوں نے کہا کہ اب تم غنیمت کا مال اٹھا لو دیکھو سب میدان لیا رے ساتھی تو غالب آ گئے ہیں۔ عبد اللہ بن جبیر رض نے کہا کیا تم وہ بات بھول

گئے جو آپ نے بٹھائے تھے۔ ان لوگوں نے کہا ہم تو جا کر غنیمت کا مال کھائیں گے۔ وہ درہ خالی ہو گیا اور خالد بن ولید نے پیچھے سے حملہ کر کے مسلمانوں کا منہ موڑ دیا۔ اور مسلمان شکست کھا کر بھاگ گئے

"آپ اپنے پیچھے سے پکارتے رہے لیکن 12 آدمیوں کے سوا آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ 70 آدمی انہوں نے ہمارے شہید کیے۔ جبکہ غزوہ بدر میں مسلمانوں نے ان کا 140 آدمیوں کا نقصان کیا تھا 70 قتل 70 قیدی۔"

اس لیے کوئی بھی معاملہ ہو صبر کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہیے۔

ابھی صحابہ کی تربیت چل رہی تھی شاید یہی وجہ رہی کہ وہ مال کی محبت سے مغلوب ہو گئے۔

ہم جو بھی آپ طے کرنے لگے ہوں وہ چاہے جتنے مرحلے کی ہو اس میں leader کو follow کریں۔ بجائے تنازع پھیلانے کے۔

خودرو پودا باغ کی سجاوٹ کا حصہ بننے کی بجائے اس کی بدصورتی کا حصہ بنتا ہے۔ بالمقابل کاٹ چھانٹ کیا گیا پودا جو سجاوٹ کو بڑھاتا اور حصہ بنتا ہے۔

"نیت میں فتور آنے سے جیتی ہوئی جنگ انسان ہار سکتا ہے"

شکست کھا کر تم ہوش گنوا بیٹھے تھے اور اللہ نے ہی تم پر فضل کیا۔ مطلب تمہارے بیوی، بچوں کو قیدی، ذلت، قتل، سے بچا لیا۔ تمہاری بہت بڑی غلطی کے باوجود۔ اس سے زیادہ بڑا نقصان ہو سکتا تھا۔ اچانک 2 طرف سے حملہ — ورنہ تمہیں بھی اس ذلت سے بڑی ذلت کا سامنا کرنا پڑتا جو میدان بدر میں مشرکین کو ہوئی۔

Scanned with CamScanner

153- مسلمانوں پر اچانک 2 طرف سے حملہ

1. طرف سے دشمن • 2 طرف سے خالد کا حملہ

آپ تو ڈٹے رہے تھے چاروں طرف دشمن کا ہجوم۔

صرف 10 سے 12 لوگ ساتھ تھے مٹھی بھر مسلمانوں کی جماعت

ساتھ تھی اور آپ سے ایک انچ بھی نہ ہٹا اور کہتے جا رہے

تھے - **إلَيَّ عِبَادَ اللّٰه ، إلَيَّ عِبَادَ اللّٰه**

"اللہ کے بندوں میری طرف ، اللہ کے بندوں میری طرف"

مسلمان اپنے پیر اس کھڑ سمجھ تھے۔

← اللہ کی طرف سے تمہاری روش کا بدلہ دیا

رنج کے بدلے رنج - **بہت سے غم اکٹھے ہو گئے۔**

① مسلمانوں کو جیت سے شکست

② کئی مسلمان شہید

③ کئی مسلمان زخمی

④ یہ خبر مشہور کردی کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔

⑤ جنگ کا انجام شکست ہو رہی ہے۔

⑥ مسلمان اپنی جیتی ہوئی توڑ سمجھ نہ کرتی روش دیا۔

*** بزرگوں کا قول۔**

نیک اعمال کی ایک نقد جزا اگلی نیکی مل جاتی ہے۔

برے اعمال کی سزا کہ پچھلا گناہ اگلے گناہ کا راستہ ہموار

کر دیتا ہے اور غم کرتے ہیں

154- بہت ہی عجیب واقعہ کہ جب مسلمانوں کا لشکر انتہا

مشکل میں تھا اور اللہ رب العزت نے سکینت اتاری۔

جب لوگ بہت پریشان حال / بھاگ دوڑ رہے ہیں۔

← حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ میں بھی احد کے دن ان

لوگوں میں سے تھا جس پر اونگھ آ رہی تھی۔ حتی کہ میری

– احد کے واقعات پر تبصرہ ہے ان آیات میں –

تلوار کئی دفعہ میرے ہاتھ سے گری میں پکڑتا پھر گر جاتی۔

(صحیح بخاری)

← پریشانی میں سکون کی لہر سے نوازے گئے۔ یہ فتح تھی

بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو بہت مشکل حالات میں پرسکون رہتے ہیں۔ یہ نیک لوگ ہوتے ہیں۔

* مفسرین کے مطابق – نیک کام کے وقت نیند شیطان کی طرف سے ہے تاکہ آپ وہ کام نہ کریں۔

← مسلمانوں کو تکلیف وہ لمحات میں جسم کو سکون دیا۔

ظن الجاھلیۃ – وہ لوگ جو مسلمان بنے پھرتے ہیں جب ذرا سی تکلیف آتی ہے تو اللہ کی صفات پر باتیں کرنے لگتے ہیں۔

* کہتے ہیں کہ اس کام میں کیا ہمارا حصہ بھی ہے۔ یعنی کہ باہر آکر جنگ کرنا ہمارا مشورہ تو نہ تھا بلکہ تم لوگوں کا خود کا تھا اسی لیے تو شکست کھائی۔ مسلمان شہید ہوئے۔ نقصان اٹھایا۔

* ان لوگوں کا طرزِ عمل یہ ہونا چاہیے تھا کہ اب جو بھی ہو گیا خاموش رہتے۔

← اللہ رب العزت نے اسکا جواب ایک جامع جملے میں دیا۔

"کہ نصرت / شکست اللہ کے اختیار میں ہے"۔

← دل میں چھپی اصل بات – کہ اگر قیادت ہمیں تم ہمارا مشورہ مان لیتے تو یہ نقصان نہ اٹھاتے۔

موت کا وقت، جگہ رب کی طرف سے مقرر ہے جب موت آ جائے گی تم خود بخود اس جگہ، وقت پہ پہنچ جاؤ گے۔

* حدیث آپ ﷺ نے فرمایا:

طاقتور مومن بہتر + زیادہ پسند ہے اللہ کو بجائے کمزور مومن کے۔ اور دونوں میں ہی خیر اور نفع ہے اور

آخرت میں نفع دینے والی چیز کا حریص بن۔ مشکلات میں
اللہ سے مدد طلب کر اور ہمت نہ ہار اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت
آ پڑے تو یوں مت سوچ کہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ نہ
ہوتا بلکہ یوں سوچ لے کہ اللہ نے یہ مقدر فرمایا اور جو
اس نے چاہا وہ کیا اس لیے کہ "لو" "اگر" کا لفظ شیطان
کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(مشتاق سے حضرت ابوہریرہ روایت)

← اپنی ذہانت، طاقت، تدبیر کو مصیبت کے وقت سہارا نہ بناؤ بلکہ یوں سوچو اللہ کی طرف سے ہے
اور اللہ ہی کافی ہیں کارساز ہیں۔ حل دیں گے۔
اور میری آزمائش ہے۔ میرے توکل کو اللہ پر مزید
بڑھ جاتا ہے۔

155 - غزوہ احد۔ میں مخلص مسلمانوں نے بھی فرار حاصل
کی تھی آپ کی شہادت کی خبر پا کر۔ ایسا کیوں کیا تم نے؟
کہ تم پھر گئے جنگ کے میدان سے؟
کیونکہ تمہارے دل میں ایمان پختہ نہ تھا اس لیے شیطان کے اغواء میں آ گئے۔ یہ تمہارا کسب
تھا۔ تمہاری کمزوری، لغزش، اس لیے پھسلے۔
جب آپ کمزوری دکھاتے ہیں، پھسلنا چاہتے ہیں تب
ہی پھسلتے ہیں۔

← صحابہ کرام قابل عزت، بلند مقام لوگ ہیں ان کا عزت سے ہی یاد کرنا چاہیے۔

← **حضرت عبداللہ بن عمرؓ** کے سامنے کسی شخص نے غزوہ احد کو لے کر
حضرت عثمان بن عفانؓ اور باقی صحابہ پر طعن کیا تو آپؓ نے فرمایا
کہ جس معاملے میں اللہ نے معافی کا اعلان کر دیا ہے اس

Scanned with CamScanner

میں کسی کو طعن کرنا جائز نہیں (بخاری سے روایت)

مفسرین کی رائے۔

تمام صحابہ کی تعظیم کریں لعن طعن صحابہ پر کرنے

سے پرہیز کریں انکی عزت کریں اور انہیں اچھا

سمجھیں۔